بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ماہ رمضان المبارک کے شب قدر کے اعمال)

اَللّٰھُمَّ أدْخلْ عَلَی	اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنی حَجَّ	یَا عَلیّ یَا عَظیمُ	دعائے حج

انیسویں شب کی رات

یہ شب قدر کی راتوں میں سے پہلی رات ہے، شب قدر ایسی عظیم رات ہے کہ عام راتیں اس کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ اس رات کا عمل ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے۔اسی رات تقدیر بنتی ہے اور روح کہ جو ملائکہ میں سب سے عظیم ہے وہ اسی رات پروردگار کے حکم سے فرشتوں کے ہمراہ زمین پر نازل ہوتا ہے۔یہ ملائکہ امام العصر (عج) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ہر کسی کے مقدر میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کی تفصیل حضرت (ع) کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

شب قدر کے اعمال دو قسم کے ہیں۔

اعمال مشترکہ اور اعمال مخصوصہ۔اعمال مشترکہ وہ ہیں جو تینوں شب قدر میں بجالائے جاتے ہیں اور اعمال مخصوصہ وہ ہیں جو ہر ایک رات کے ساتھ مخصوص ہیں۔

اعمال مشترکہ میں چند امور ہیں:

(۱) غسل کرنا اور علامہ مجلسی کا فرمان ہے کہ غروب آفتاب کے نزدیک غسل کیا جائے اور نماز مغرب اسی غسل کے ساتھ ادا کی جائے۔

(۲) دو رکعت نماز بجالائے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد **سات مرتبہ سورۃ توحید** پڑھے، بعد از نماز ستر مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُاللہ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ	خدا سے بخشش چاہتا اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں

حضرت رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ابھی وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہ ہوگا کہ حق تعالیٰ اس کے اور اس کے ماں باپ کے گناہ معاف کردے گا۔

(۳) قرآن کریم کو کھول کر اپنے سامنے رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنّی أَسْأَ لُکَ بِکِتابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیهِ وَفِیهِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَأَسْماؤُکَ الْحُسْنیٰ وَمَا یُخافُ وَیُرْجیٰ أَنْ تَجْعَلَنی مِنْ عُتَقائِکَ مِنَ النّارِ	اے معبود! بے شک سوال کرتا ہوں تیری نازل کردہ کتاب کے واسطے سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے واسطے اور اس میں تیرا ابزرگتر نام ہے اور تیرے دیگر اچھے اچھے نام بھی ہیں اور وہ جو خوف وامید دلاتا ہے سوالی ہوں کہ مجھے ان میں قرار دے جن کو تو نے آگ سے آزاد کر دیا

اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے

(۴)قرآن پاک کو اپنے سر پر رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ بِحَقّ ہذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقّ مَنْ أَرْسَلْتَہُ بِہِ وَبِحَقّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہُ فِیهِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْهِمْ فَلَا أَحَدَ أَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ	اے معبود! اس قرآن کے واسطے اور اس کے واسطے جسے تو نے اس کے ساتھ بھیجا اور ان مومنین کے واسطے جن کی تو نے اس میں مدح کی ہے اور ان پر تیرے حق کا واسطہ پس کوئی نہیں جانتا تیرے حق کو تجھ سے بڑھ کر

اسکے بعد دس ۱۰ مرتبہ کہیں

بِکَ یَا اللّٰہُ	اے اللہ تیرا واسطہ
بِمُحَمَّدٍ	محمد کا واسطہ
بِعَلِیّ	علی) ع (کا واسطہ
بِفاطِمَةَ	فاطمہ) ع (کا واسطہ
بِالْحَسَنِ	حسن) ع (کا واسطہ
بِالْحُسَیْنِ	حسین) ع (کا واسطہ
بِعَلِیّ بْنِ الْحُسَیْنِ	علی بن الحسین) ع (کا واسطہ
بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیّ	محمد بن علی) ع (کا واسطہ
بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ	جعفر)ع(بن محمد)ع (کا واسطہ
بِمُوسَیٰ بْنِ جَعْفَرٍ	موسیٰ)ع(بن جعفر) ع(کا واسطہ
بِعَلِیّ بْنِ مُوسی	علی)ع (بن موسیٰ)ع(کا واسطہ

بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ	محمد بن علی (ع) کاواسطہ
بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ	علی (ع) بن محمد (ع) کاواسطہ
بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ	حسن بن علی (ع) کاواسطہ
بِالْحُجَّةِ	حجت القائم (ع) کا واسطہ

پھر اپنی حاجات طلب کرو

(۵) امام حسین (ع) کی زیارت پڑھے ۔ روایت ہے کہ شب قدر میں ساتویں آسمان پر عرش کے نزدیک ایک منادی ندا دیتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جو زیارت امام حسین (ع) کے لیے آیا ہے۔

(٦) شب بیداری کرے یعنی ان راتوں میں جاگتا رہے ۔ روایت ہے کہ جو شخص شب قدر میں جاگتا رہے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگرچہ وہ آسمانوں کے ستاروں، پہاڑوں کی جسامت اور دریاؤں کے پانی جتنے ہوں۔

(۷) سو رکعت نماز بجالائے جسکی بہت فضیلت ہے اسکی ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ توحید کا پڑھنا افضل ہے۔

(۸) شب قدر کی راتوں میں یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ لَکَ عَبْداً داخِراً لاَ أَمْلِکُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَلا ضَرّاً وَلا أَصْرِفُ عَنْها سُوءً أَشْهَدُ بِذٰلِکَ عَلِي نَفْسِي وَأَعْتَرِفُ لَکَ بِضَعْفِ قُوَّتِي وَقِلَّةِ حِيلَتِي فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَتْمِمْ عَلَيَّ مَا آتَيْتَنِي فَإِنِّي عَبْدُکَ الْمِسكِينُ الْمُسْتَكِينُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ الْمَهِينُ اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي ناسِياً لِذِكْرِکَ فِيما أَوْلَيْتَنِي وَلا غافِلاً لِاِحْسانِکَ فِيما أَعْطَيْتَنِي وَلاَ آيِساً مِنْ إِجابَتِکَ وَإِنْ أَبْطَأَتْ عَنِّي فِي سَرَّاءَ أَوْ ضَرَّاءَ أَوْ شِدَّةٍ أَوْ رَخاءٍ أَوْ عافِيَةٍ أَوْ بَلاءٍ أَوْ بُؤْسٍ أَوْ نَعْماءَ إِنَّکَ سَمِيعُ الدُّعاءِ	اے معبود: بے شک میں نے شام کی اس حال میں کہ تیرا آستاں بوس بندہ ہوں نہ اپنے نفع کا مالک ہوں اور نہ نقصان کا اور نہ برائی کو اس سے دور کر سکتا ہوں میں اپنے نفس پر خود ہی گواہ ہوں اور تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اپنی کمزوری بے چارگی اور بے بسی کا پس محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور اپنا وہ مغفرت کا وعدہ پورا فرما جو اس رات میں میرے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے جو تو نے عمومی طور پر کر رکھا ہے اور مجھ پر اپنی عطاء ورحمت پوری فرمادے کہ بیشک میں تیرا بے کس، ناچار، بے طاقت، محتاج اور پست ترین بندہ ہوں اے معبود! مجھے ایسا نہ بنا کہ تیری عطاؤں کے ذکر کو بھول جاؤں تیرے احسانات سے غفلت کروں اور تیری طرف

	سے قبولِ دعا سے مایوس ہو جاؤں اگرچہ میں غفلت شعار ہوں خوشی و غم میں یا سختی و آسودگی میں یا آسانی و تنگی میں یا محرومی و نعمت میں بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔

شیخ کفعمی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین (ع) اس دعا کو تینوں شب قدر میں قیام و قعود اور رکوع سجود کی حالت میں پڑھتے تھے۔علامہ مجلسی (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ ان راتوں کا بہترین عمل یہ ہے کہ اپنی بخشش کی دعا کرے، اپنے والدین، اقرباء اور زندہ و مردہ مومنین کی دنیا و آخرت کے لیے دعا مانگے۔ نیز جس قدر ممکن ہو محمد و آل محمد (ع) پر صلوات بھیجے اور بعض روایات میں ہے کہ شب قدر کی تینوں راتوں میں دعائے جوشن کبیر پڑھے: مؤلف کہتے ہیں کہ دعا جوشن کبیر قبل ازیں باب اول میں ذکر ہو چکی ہے۔ایک اور روایت میں آیا ہے کہ کسی نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ اگر مجھے شب قدر کا موقعہ ملے تو میں خدا سے کیا مانگوں؟ آپ نے فرمایا: کہ خدا سے صحت و عافیت مانگو۔

اعمال مخصوصہ - ۱۹ ماہ رمضان

جو ہر شب قدر کے ساتھ مخصوص ہیں، انیسویں رمضان کی رات کے چند ایک اعمال ہیں:

(۱) سو مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُاللهَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ	بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں

(۲) سو مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ	اے معبود: لعنت فرما امیر المومنین (ع) کے قاتلین پ

(۳) مشہور دعا: یَاذَاالَّذِیْ کَانَ (اے وہ جو موجود تھا) پڑھے:

(۴) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیما تَقْضی وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِیما تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَکِیمِ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَفِی الْقَضاءِ الَّذِی لَا یُرَدُّ وَلَا یُبَدَّلُ أَنْ تَکْتُبَنِی مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِکَ الْحَرامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْکُورِ سَعْیُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُکَفَّرِ عَنْهُمْ سَیِّئاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِیما تَقْضی وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِیلَ عُمْرِی وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ فِی رِزْقِی، وَتَفْعَلَ بِی کَذا وَکَذا ۔	اے معبود! جن امور کا تو لیلۃالقدر میں فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں میں سے اور ان کو مقرر فرماتا ہے اور جن پر حکمت امور میں امتیازات دیتا ہے اور ایسی قضاء و قدر معین کرتا ہے جس کو رد یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج میں قرار دے جن کی برائیاں مٹا

	دی گئی ہیں اور جن کا تو کہ جن کا حج مقبول، جن کی سعی پسندیدہ، جن کے گناہ معاف کرنے فیصلہ کیا اس میں میری عمر کو دراز اور میرے رزق کو وسیع قرار دے۔ کذاو کذا کی بجائے اپنی حاجات کا نام لے

اکیسویں رمضان کی رات

حضرت رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ابھی وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہ ہوگا کہ حق تعالی اس کے اور اس کے ماں باپ کے گناہ معاف کردے گا۔

(۳) قرآن کریم کو کھول کر اپنے سامنے رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَ لُکَ بِکِتابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَأَسْماؤُکَ الْحُسْنىٰ وَمَا يُخافُ وَيُرْجىٰ أَنْ تَجْعَلَنِى مِنْ عُتَقَائِکَ مِنَ النّارِ	اے معبود! بے شک سوال کرتا ہوں تیری نازل کردہ کتاب کے واسطے سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے واسطے اور اس میں تیرا بزرگتر نام ہے اور تیرے دیگر اچھے اچھے نام بھی ہیں اور وہ جو خوف وامید دلاتا ہے سوالی ہوں کہ مجھے ان میں قرار دے جن کو تو نے آگ سے آزاد کردیا

اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے

(۴) قرآن پاک کو اپنے سر پر رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ بِهِ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهُ فِيهِ وَبِحَقِّکَ عَلَيْهِمْ فَلَاَ أَحَدَ أَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ	اے معبود! اس قرآن کے واسطے اور اس کے واسطے جسے تو نے اس کے ساتھ بھیجا اور ان مومنین کے واسطے جن کی تو نے اس میں مدح کی ہے اور ان پر تیرے حق کا واسطہ پس کوئی نہیں جانتا تیرے حق کو تجھ سے بڑھ کر

اسکے بعد دس ۱۰ مرتبہ کہیں

بِکَ يَا اللهُ	اے اللہ تیرا واسطہ
بِمُحَمَّدٍ	محمد کا واسطہ

بِعَلِيّ	علی (ع) کاواسطہ
بِفاطِمَةَ	فاطمہ (ع) کاواسطہ
بِالْحَسَنِ	حسن (ع) کاواسطہ
بِالْحُسَيْنِ	حسین (ع) کاواسطہ
بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ	علی بن الحسین (ع) کاواسطہ
بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ	محمد بن علی (ع) کاواسطہ
بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ	جعفر (ع) بن محمد (ع) کاواسطہ
بِمُوسَىٰ بْنِ جَعْفَرٍ	موسی (ع) بن جعفر (ع) کاواسطہ
بِعَلِيِّ بْنِ مُوسى	علی (ع) بن موسی (ع) کاواسطہ
بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ	محمد بن علی (ع) کاواسطہ
بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ	علی (ع) بن محمد (ع) کاواسطہ
بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيّ	حسن بن علی (ع) کاواسطہ
بِالْحُجَّةِ	الحجت القائم (ع) کا واسطہ

پھر اپنی حاجات طلب کرو

(۵) امام حسین (ع) کی زیارت پڑھے ، روایت ہے کہ شب قدر میں ساتویں آسمان پر عرش کے نزدیک ایک منادی ندا دیتاہے کہ حق تعالیٰ نے ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جو زیارت امام حسین (ع) کے لیے آیا ہے۔

(۶) شب بیداری کرے یعنی ان راتوں میں جاگتا رہے ، روایت ہے کہ جو شخص شب قدر میں جاگتا رہے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگرچہ وہ آسمانوں کے ستاروں ، پہاڑوں کی جسامت اور دریاؤں کے پانی جتنے ہوں۔

(۷) سو رکعت نماز بجالائے جسکی بہت فضیلت ہے اسکی ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ توحید کا پڑھنا افضل ہے۔

(۸) شب قدر کی راتوں میں یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ لَکَ عَبْداً داخِراً لاَ أَمْلِکُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَلا ضَرّاً وَلا أَصْرِفُ عَنْها سُوءً أَشْهَدُ بِذلِکَ عَلَى نَفْسِي وَأَعْتَرِفُ لَکَ بِضَعْفِ قُوَّتِي وَقِلَّةِ حِيلَتِي فَصَلِّ عَلَى	اے معبود: بے شک میں نے شام کی اس حال میں کہ تیرا آستاں بوس بندہ ہوں نہ اپنے نفع کا مالک ہوں اور نہ نقصان کا اور نہ برائی کو اس سے دور کر سکتا ہوں میں اپنے

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْجِزْ لِی مَا وَعَدْتَنِی وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِی ہٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَتْمِمْ عَلَیَّ مَا آتَيْتَنِی فَإِنِّی عَبْدُکَ الْمِسكِينُ الْمُسْتَكِينُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ الْمَهِينُ اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِی نَاسِياً لِذِكْرِکَ فِيما أَوْلَيْتَنِی وَلا غافِلاً لاِ◌◌حْسانِکَ فِيما أَعْطَيْتَنِی وَلاَ آيِساً مِنْ إِجابَتِکَ وَإِنْ أَبْطَأَتْ عَنِّی فِی سَرَّاءَ أَوْ ضَرَّاءَ أَوْ شِدَّةٍ أَوْ رَخاءٍ أَوْ عافِيَةٍ أَوْ بَلاءٍ أَوْ بُؤْسٍ أَوْ نَعْماءَ إِنَّکَ سَمِيعُ الدُّعاءِ

نفس پر خود ہی گواہ ہوں اور تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اپنی کمزوری بے چارگی اور بے بسی کا پس محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور اپنا وہ مغفرت کا وعدہ پورا فرما جو اس رات میں میرے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے جو تو نے عمومی طور پر کر رکھا ہے اور مجھ پر اپنی عطاء ورحمت پوری فرمادے کہ بیشک میں تیرا بے کس، ناچار، بے طاقت، محتاج اور پست ترین بندہ ہوں اے معبود! مجھے ایسا نہ بنا کہ تیری عطاؤں کے ذکر کو بھول جاؤں تیرے احسانات سے غفلت کروں اور تیری طرف سے قبولِ دعا سے مایوس ہو جاؤں اگرچہ میں غفلت شعار ہوں خوشی و غم میں یا سختی وآسودگی میں یا آسانی و تنگی میں یا محرومی و نعمت میں بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔

شیخ کفعمی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین (ع) اس دعا کو تینوں شب قدر میں قیام و قعود اور رکوع سجود کی حالت میں پڑھتے تھے۔ علامہ مجلسی (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ ان راتوں کا بہترین عمل یہ ہے کہ اپنی بخشش کی دعا کرے، اپنے والدین، اقرباء اور زندہ ومردہ مومنین کی دنیا وآخرت کے لیے دعا مانگے۔ نیز جس قدر ممکن ہو محمد وآل محمد (ع) پر صلوات بھیجے اور بعض روایات میں ہے کہ شب قدر کی تینوں راتوں میں دعائے جوشن کبیر پڑھے: مؤلف کہتے ہیں کہ دعا جوشن کبیر قبل ازیں باب اول میں ذکر ہو چکی ہے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ کسی نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ اگر مجھے شب قدر کا موقعہ ملے تو میں خدا سے کیا مانگوں؟ آپ نے فرمایا: کہ خدا سے صحت وعافیت مانگو۔

اعمال مخصوصہ - ۱۹ ہ رمضان

جو ہر شب قدر کے ساتھ مخصوص ہیں، انیسویں رمضان کی رات کے چند ایک اعمال ہیں:

(۱) سو مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُاللهَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں

(۲) سو مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِالْمُوْمِنِيْن	اے معبود: لعنت فرماامیر المومنین (ع) کے قاتلین پ

(۳) مشہور دعا: يَاذَاالَّذِیْ كَانْ (اے وہ جو موجود تھا) پڑھے:

(۴) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيما تَقْضى وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيما تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَكِيمِ فِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَفِى الْقَضاءِ الَّذِى لاَ يُرَدُّ وَلاَ يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِى مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيما تَقْضِى وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِى وَتُوَسِّعَ عَلَىَّ فِى رِزْقِى، وَتَفْعَلَ بِى كَذا وَكَذا .	اے معبود! جن امور کا تولیلۃالقدر میں فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں میں سے اور ان کو مقرر فرماتا ہے اور جن پر حکمت امور میں امتیازات دیتا ہے اور ایسی قضاء وقدر معین کرتا ہے جس کو رد یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج میں قرار دے جن کی برائیاں مٹا دی گئی ہیں اور جن کا توکہ جن کا حج مقبول، جن کی سعی پسندیدہ، جن کے گناہ معاف کرنے فیصلہ کیا اس میں میری عمر کو دراز اور میرے رزق کو وسیع قرار دے۔ کذاو کذا کی بجائے اپنی حاجات کا نام لے

اکیسویں رمضان کی رات

اسکی فضیلت انیسویں کی رات سے زیادہ ہے۔ لہٰذا انیسویں رات کے جو اعمال مشترکہ ہیں وہ اس رات میں بھی بجا لائے۔

(۱) غسل	(۲) شب بیداری	(۳) زیارت امام حسین (ع)	(۴) سورۃ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۃ توحید والی نماز
(۵) قرآن کو سرپر رکھنا	(٦) سو رکعت نماز	(۷) دعاء جوشن کبیر وغیرہ۔	

روایات میں تاکید کی گئی ہے کہ اس رات اور تئیسویں کی رات میں غسل اور شب بیداری کرے اور عبادت میں مشغول رہے کہ شب قدر انہی دوراتوں میں سے ایک ہے۔ چند ایک اور روایات میں مذکور ہے کہ امام جعفر صادق (ع) سے عرض کیا گیا کہ معین طور پر فرمائیں کہ شب قدر کونسی رات ہے؟ آپ نے کسی رات کا تعین نہ کیا۔ فرمایا کہ مگر اس میں کیا حرج ہے کہ تم ان دوراتوں میں اعمال خیر بجالاتے رہو۔ ہمارے بزرگ عالم شیخ صدوق (علیہ

الرحمہ) نے فرمایا کہ علماء امامیہ کے ایک اجتماع میں میرے ایک استاد نے یہ بات املا کرائی کہ جو شخص ان دو (اکیسویں اور تئیسویں رمضان کی راتوں کو مسائل دینی بیان کرتے ہوئے جاگ کر گزارے تو وہ سب لوگوں سے افضل ہے۔ بہر حال آج کی رات سے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی دعائیں شروع کردے،ان دعاؤں میں سے ایک وہ دعا ہے جسے شیخ کلینی نے کافی میں امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: رمضان کے آخری عشرے میں ہر رات کو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِجَلاَلِ وَجْهِکَ الْکَرِيمِ أَنْ يَنْقَضِيَ عَنِّي شَهْرُ رَمَضانَ أَوْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ	تیری ذات کریم کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ جب میرا ماہ رمضان اختتام پذیر ہو یا جب میری اس رات کی فجر طلوع کرے
وَلَکَ قِبَلِي ذَنْبٌ أَوْ تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ	تو میرے ذمے کوئی گناہ یا اس پر گرفت باقی ہو جس پر مجھے عذاب دے

شیخ کفعمی نے حاشیہ بلدالامین میں نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق (ع) رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ہر رات فرائض و نوافل کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَدِّ عَنَّا حَقَّ مَا مَضىٰ مِنْ شَهْرِ رَمَضانَ وَاغْفِرْ لَنا تَقْصِيرَنا فِيهِ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا مَقْبُولاً، وَلاَ	اے معبود ماہ رمضان کا جو حق ہماری طرف رہ گیا ہو وہ ہماری جانب سے ادا کردے ہمارا یہ قصور معاف فرما اور اسے ہم سے پورا پورا قبول فرما اس ماہ میں ہم
تُؤاخِذْنا بِإِسْرافِنا عَلَىٰ أَنْفُسِنا، وَاجْعَلْنا مِنَ الْمَرْحُومِينَ وَلاَ تَجْعَلْنا مِنَ الْمَحْرُومِينَ	نے اپنے نفس پر جو زیادتی کی اس پر ہمیں نہ پکڑ اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جن پر رحم ہو چکا ہے اور ہمیں ناکام لوگوں میں قرار نہ دے

شیخ کفعمی نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے تو حق تعالیٰ رمضان کے گذشتہ دنوں میں سرزد ہونے والی اس کی خطائیں معاف فرمائے گا اور آئندہ دنوں میں اسے گناہوں سے بچائے رکھے گا۔ سید ابن طاوس نے کتاب اقبال میں ابن ابی عمیر کے ذریعے مرازم سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق (ع) رمضان کے آخری عشرے کی ہر رات یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّهُمَّ إِنّکَ قُلْتَ فِی کِتابِکَ الْمُنْزَلِ شَهْرُ رَمَضانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِلنَّاسِ

وَبَیِّناتٍ مِنَ الْهُدىٰ وَالْفُرْقانِ فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضانَ بِما أَ نْزَلْتَ فِیهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَ

خَصَصْتَهُ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَها خَیْراً مِنْ أَ لْفِ شَهْرٍ . اَللّٰهُمَّ وَہٰذِهِ أَیَّامُ شَهْرِ رَمَضانَ قَدِ انْقَضَتْ،

وَلَیالِیهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ، وَقَدْ صِرْتُ یا إِلٰهِی مِنْهُ إِلىٰ ماأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّی وَأَحْصىٰ لِعَدَدِهِ مِنَ

الْخَلْقِ أَجْمَعِینَ، فَأَسْأَلُکَ بِما سَأَلَکَ بِهِ مَلائِکَتُکَ الْمُقَرَّبُونَ، وَأَ نْبِیاؤُکَ الْمُرْسَلُونَ،

وَعِبادُکَ الصَّالِحُونَ أَنْ تُصَلِّیَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفُکَّ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ،وَتُدْخِلَنِی

الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَأَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَیَّ بِعَفْوِکَ وَکَرَمِکَ وَتَتَقَبَّلَ تَقَرُّبِی، وَتَسْتَجِیبَ دُعائِی

وَتَمُنَّ عَلَیَّ بِالْأَمْنِ یَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ کُلِّ هَوْلٍ أَعْدَدْتَهُ لِیَوْمِ الْقِیامَةِ . إِلٰهِی وَأَعُوذُ بِوَجْهِکَ

الْکَرِیمِ وَبِجَلالِکَ الْعَظِیمِ أَنْ تَنْقَضِیَ أَیَّامُ شَهْرِ رَمَضانَ وَلَیالِیهِ وَلَکَ قِبَلِی تَبِعَةٌ أَوْ ذَ نْبٌ

تُؤاخِذُنِی بِهِ، أَوْ خَطِیئَةٌ تُرِیدُ أَنْ تَقْتَصَّها مِنِّی لَمْ تَغْفِرْها لِی، سَیِّدِی سَیِّدِی سَیِّدِی، أَسْأَلُکَ

اے معبود! تو نے اپنی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جسمیں قرآن کریم نازل کیا گیا جو لوگوں کیلئے ہدایت ہے

اور اس میں ہدایت کی دلیلیں اور حق و باطل کا امتیاز ہے پس تو نے ماہ رمضان کو اس سے بزرگی دی اس میں قران کریم

کا نزول فرمایا اور اسے شب قدر کے لیے خاص کیا اور اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا اے معبود! یہ ماہ رمضان مبارک

کے دن ہیں کہ جو گزرے جا رہے ہیں اور اس کی راتیں ہیں جو بیت رہی ہیں اے میرے اللہ ان گزرے شب و روز میں میری جو حالت رہی تو اسے مجھ

سے زیادہ جانتا ہے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر تو اس کا حساب رکھتا ہے لہٰذا میں اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس سے تیرے مقرب فرشتے سوال کرتے

ہیں اور تیرے بھیجے ہوئے انبیاء اور تیرے نیک بندے سوال کرتے ہیں کہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ مجھے جہنم کی آگ سے رہائی عطا فرما اور

اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرما نیز یہ کہ مجھ پر اپنے درگزر اور احسان سے فضل کر میرے قرب حاصل کرنے کو قبول فرما اور میری دعا کو قبولیت، بخشش

يَا لاَ إِلـہَ إِلاَّ أَنْتَ إِذْ لاَ إِلـہَ إِلاَّ أَنْتَ إِنْ كُنْتَ رَضِيتَ عَنِّى فِى ہذَا الشَّهْرِ فَازْدَدْ عَنِّى رِضىً، وَ

إِنْ لَمْ تَكُنْ رَضِيتَ عَنِّى فَمِنَ الْآنَ فَارْضَ عَنِّى يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، يَا اللهُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا

مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَہُ كُفُواً أَحَدٌ
اور یہ بہت زیادہ کہے :يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيدِ لِداوُدَ عَلَيْہِ اَلسَّلاَمُ

يَا كاشِفَ الضُّرِّ وَالْكُرَبِ الْعِظامِ عَنْ أَ يُّوبَ ں أَىْ مُفَرِّجَ هَمِّ يَعْقُوبَ أَىْ مُنَفِّسَ غَمِّ

يُوسُفَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما أَنْتَ أَهْلُہُ أَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَافْعَلْ

بِى مَا أَنْتَ أَهْلُہُ، وَلاَ تَفْعَلْ بِى مَا أَنَا أَهْلُہُ .

اور مجھ پر احسان کرتے ہوئے اس خوف کے دن ہر دہشت سے محفوظ رکھ جو تو نے روز قیامت کیلئے تیار کی ہوئی ہے اے اللہ ! میں پناہ لیتا ہوں تیری ذات

کریم اور تیرے بزرگ تر جلال کی اس سے کہ جب ماہ رمضان المبارک کے دن اور راتیں گزر جائیں تو میرے ذمے کوئی جوابدہی ہو یا کوئی گناہ

ہو جس پر میری گرفت کرے یا کوئی لغزش ہو تو مجھے جسکی سزا دینا چاہتا ہو اور اسکی معافی نہ دی ہو میرے مالک میرے آقا میرے سردار میں

سوال کرتا ہوں اے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو کیونکہ نہیں کوئی معبود مگر تو ہی ہے اگر تو اس مہینے میں مجھ سے راضی ہو گیا ہے تو میرے لیے اپنی

خوشنودی میں اضافہ فرما اور اگر تو مجھ سے راضی نہیں ہوا تو اس گھڑی مجھ سے راضی ہو جا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے اللہ،

اے یکتا، اے بے نیاز، اے وہ جس نے نہ جنا ہے اور نہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے اے حضرت داؤد (ع) کے لیے لوہے کو

نرم کرنے والے اے حضرت ایوب (ع) کے دکھ اور تکلیفیں ہٹا دینے والے اے یعقوب (ع) کی بے تابی دور کرنے

	والے اے یوسف (ع) کا رنج مٹا دینے والے محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو اس کا اہل ہے کہ ان سب پر اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور
	میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایان ہے اور وہ سلوک نہ کر کہ جو میرے لائق ہے۔

جو دعائیں کافی کی سند کے ساتھ اور مقنعہ و مصباح میں مرسلہ طور پر نقل ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو اکیسویں رمضان کی رات پڑھے :

يَا مُولِجَ اللّيْلِ فِى النّهارِ، وَمُولِجَ النّهارِ فِى اللّيْلِ، وَ مُخْرِجَ الْحَىّ مِنَ الْمَيّتِ، وَمُخْرِجَ	اے رات کو دن میں داخل کرنے والے اور دن کو رات میں داخل کرنے والے اے زندہ کو مردہ سے نکالنے والے
الْمَيّتِ مِنَ الْحَىّ، يَا رازِقَ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ، يَااللّهُ يَا رَحْمٰنُ، يَااللّهُ يَا رَحِيمُ يَا اللّهُ يَااللّهُ	اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والے اے جسے چاہے بغیر حساب کے رزق دینے والے، اے اللہ، اے رحمٰن، اے اللہ، اے رحیم،
يَا اللّهُ لَکَ الْاَسْماءُ الْحُسْنىٰ، وَالْاَمْثالُ الْعُلْيا وَالْكِبْرِياءُ وَالْآلاءُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّىَ عَلَى	اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام بلند ترین نمونے اور تیرے لیے ہیں بڑائیاں اور مہربانیاں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِى فِى هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِى السُّعَداءِ، وَرُوحِى مَعَ الشُّهَداءِ،	محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں میں قرار دے، میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے میری اطاعت کو مقام
وَإِحْسانِى فِى عِلِّيِّينَ، وَ إِساءَتِى مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِى يَقِيناً تُباشِرُ بِهِ قَلْبِى، وَإِيماناً يُذْهِبُ الشَّكَّ	علیین پر پہنچا دے، میری بدی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین عطا کر جو میرے دل میں بسا ہو وہ ایمان
عَنِّى، وَتُرْضِيَنِى بِما قَسَمْتَ لِى، وَآتِنا فِى الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنا عَذابَ	دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے اور
النّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِى فِيها ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِما وَفَّقْتَ	
لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ .	

جھے راضی بنا اس پر جو حصہ تو نے مجھے دیا ہے اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب

سے بچا اور اس مہینے میں مجھے ہمت دے کہ تیرا ذکر کروں تیرا شکر کروں تیری طرف توجہ رکھوں اور تیرے حضور توبہ کروں اور مجھے توفیق دے اس عمل کی

جسکی توفیق تو نے محمد اور آل محمد کو دی ہے سلام ہو آنحضرت پر اور ان کی آل (ع) پر

اکیسویں رات کے باقی اعمال

کفعمی نے سید (علیہ الرحمہ) سے نقل کیا ہے کہ رمضان کی اکیسویں رات یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْسِمْ لِی حِلْماً يَسُدُّ عَنِّی بابَ الْجَهْلِ وَهُدىً تَمُنُّ بِهِ

عَلَیَّ مِنْ كُلِّ ضَلالَةٍ، وَغِنىً تَسُدُّ بِهِ عَنِّی بابَ كُلِّ فَقْرٍ، وَقُوَّةً تَرُدُّ بِها عَنِّی كُلَّ ضَعْفٍ، وَعِزّاً

تُكْرِمُنِی بِهِ عَنْ كُلِّ ذُلٍّ، وَرِفْعَةً تَرْفَعُنِی بِها عَنْ كُلِّ ضَعَةٍ، وَأَمْناً تَرُدُّ بِهِ عَنِّی كُلَّ خَوْفٍ، وَعافِيَةً

تَسْتُرُنِی بِها عَنْ كُلِّ بَلاءٍ، وَعِلْماً تَفْتَحُ لِی بِهِ كُلَّ يَقِينٍ، وَيَقِيناً تُذْهِبُ بِهِ عَنِّی كُلَّ شَكٍّ،

وَدُعاءً تَبْسُطُ لِی بِهِ الاِجابَةَ فِی هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِی هٰذِهِ السَّاعَةِ، السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ يَا

كَرِيمُ، وَخَوْفاً تَنْشُرُ لِی بِهِ كُلَّ رَحْمَةٍ، وَعِصْمَةً تَحُولُ بِها بَيْنِی وَبَيْنَ الذُّنُوبِ حَتَّى أُفْلِحَ

اے معبود! محمد و آل محمد پر رحمت فرما اور مجھے وہ نرم خوئی عطا فرما جو جہالت کا دروازہ مجھ پر بند کرے اور ہدایت نصیب کر جس کے ذریعے تو مجھ پر ہر گمراہی سے بچانے کا احسان کرے اور تونگری دے جسکے ذریعے تو مجھ پر ہر محتاجی کا دروازہ بندہ کرے اور قوت عطا کر جس کے ذریعے تو مجھ سے کمزوریاں دور کرے اور وہ عزت دے جس سے تو ہر ذلت کو مجھ سے دور کرے اور وہ بلندی دے کہ جسکے ذریعے تو مجھے ہر پستی سے بلند کردے اور ایسا امن عطا کر کہ جسکے ذریعے تو مجھے ہر خوف سے بچائے اور وہ پناہ دے کہ جسکے ذریعے تو مجھے ہر مصیبت سے محفوظ رکھے اور وہ علم دے جسکے ذریعے تو میرے لیے ہر یقین کا دروازہ کھول دے اور وہ یقین

ہا عِنْدَ الْمَعْصومِینَ عِنْدکَ بِرحْمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ ۔	طا کر کہ جسکے ذریعے ہر شک کو مجھ سے دور کر دے اور ایسی دعا نصیب فرما کہ جسے تو قبول فرمائے اسی رات میں اور اسی گھڑی میں، اسی گھڑی میں، اسی گھڑی میں، اسی گھڑی میں ابھی، اے کرم کرنے والے، اور وہ خوف دے جس سے تو مجھ پر رحمتیں برسائے اور وہ تحفظ دے کہ میرے اور گناہوں کے درمیان آڑ بن ائے یہاں تک کہ اسکے ذریعے تیرے معصومین (ع) کی خدمت میں پہنچ پاؤں تیری رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم والے۔

ایک اور روایت ہے کہ حماد بن عثمان اکیسویں رات امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ (ع) نے پوچھا: آیا تم نے غسل کیا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں! آپ پر قربان ہو جاؤں۔ حضرت نے مصلیٰ طلب فرمایا۔ حماد کو اپنے قریب بلایا اور نماز میں مشغول ہو گئے حماد بھی حضرت (ع) کے ساتھ ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے تب حضرت نے دعا مانگی اور حماد آمین کہتے رہے۔ اس اثناء میں صبح صادق کا وقت ہو گیا۔ پس حضرت (ع) نے اذان و اقامت کہی پھر اپنے غلاموں کو بلایا اور نماز صبح با جماعت ادا کی پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۃ توحید پڑھی نماز کے بعد تسبیح و تقدیس، حمد و ثناء الٰہی اور حضرت رسول پر درود و سلام بھیجا اور مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات، سبھی کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ نے سر سجدہ میں رکھا اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے جب کہ آپ کے سانس کے سوا کوئی آواز نہ آتی تھی، اس کے بعد یہ دعا تا آخر پڑھی کہ جو سید بن طاؤس کی کتاب اقبال میں مذکور ہے اور وہ اس جملے سے شروع ہوتی ہے: لَاالِہَ اِلَّااَنْتَ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ کوئی معبود مگر تو کہ جو دلوں اور آنکھوں کو زیر و زبر کرنیوالا ہے

شیخ کلینی (علیہ الرحمہ) نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر (ع) رمضان کی اکیسویں اور تیئسویں راتوں میں نصف شب تک دعا پڑھتے اور پھر نمازیں شروع کر دیتے تھے۔ واضح رہے کہ رمضان کی آخری راتوں میں ہر رات غسل کرنا مستحب ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت رسول ﷺ ان دس راتوں میں ہر رات غسل فرماتے تھے۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے بلکہ اس کی بڑی فضیلت ہے اور یہی اعتکاف کا افضل وقت ہے۔ ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ ان ایام میں اعتکاف بیٹھنے پر دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت رسول ﷺ رمضان

کے ان آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف بیٹھتے تھے، تب مسجد میں آپ کے لیے چھولداری لگا دی جاتی آپ اپنا بستر لپیٹ دیتے اور شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ یاد رہے کہ ۴۰ھ میں رمضان کی اسی اکیسویں رات میں امیرالمومنین (ع) کی شہادت ہوئی تھی۔ لہٰذا اس رات آل (ع) محمد اور ان کے پیروکاروں کا رنج و غم تازہ ہو جاتا ہے۔ روایت ہے کہ یہ شب بھی امام حسین (ع) کی شبِ شہادت کے مانند ہے کہ جو پتھر بھی اٹھایا جاتا اسکے نیچے سے تازہ خون ابل پڑتا تھا۔ شیخ مفید (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ اس رات بکثرت درود شریف پڑھے آل محمد پر ظلم کرنے والوں پر نفرین کرے اور امیرالمومنین (ع) کے قاتل پر لعنت بھیجے۔

اکیسویں رمضان کا دن

یہ وہ دن ہے جس میں امیرالمومنین (ع) شہید ہوئے پس اس میں حضرت (ع) کی زیارت پڑھنا مناسب ہے اور بہتر ہے کہ اس میں حضرت خضر (ع) کے کلمات دہرائے جائیں جو زیارت ہی کے مشابہ ہیں اور یہ کلمات کتاب ہدیۃالزائر میں مذکور ہیں۔

تیئیسویں رمضان کی رات

سورۃ عنکبوت	سورۃ روم	سورۃ حمٰ دخان	
اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ		دعائے جوشن صغیر	دعائے جوشن کبیر

ہدیۃالزائر میں منقول ہے کہ یہ رات شب قدر کی پہلی دو راتوں سے افضل ہے اور بہت سی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر یہی ہے اور یہ بات حقیقت کے قریب تر ہے اس رات حکمت الٰہی کے مطابق کائنات کے تمام امور مقدر ہوتے ہیں پس اس میں پہلی دو راتوں کے مشترکہ اعمال بجالائے اور ان کے علاوہ اس رات کے چند مخصوص اعمال بھی ہیں:

(۱) سورۃ عنکبوت و سورۃ روم پڑھے کہ امام جعفر صادق (ع) نے قسم کھاتے ہوئے فرمایا کہ اس رات ان دو سورتوں کا پڑھنے والا اہل جنت میں سے ہے۔

(۲) سورۃ حمٰ دخان پڑھے:

(۳) ایک ہزار مرتبہ سورۃ قدر پڑھے:

(۴)اس رات خصوصًا اور دیگر اوقات میں عمومًا یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیّکَ --- کہ رمضان مبارک کے آخری عشرے کی دعاؤں کے سلسلے میں تئیسویں شب کی دعا کے بعد اس کا ذکر ہوا ہے۔

(۵) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ امْدُدْ لِی فِی عُمْرِی وَأَوْسِعْ لِی فِی رِزْقِی وَأَصِحَّ لِی جِسْمِی وَبَلِّغْنِی أَمَلِی وَإِنْ کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیاءِ فَامْحُنِی مِنَ الْاَشْقِیاءِ وَاکْتُبْنِی مِنَ السُّعَداءِ فَإِنَّکَ قُلْتَ فِی کِتابِکَ الْمُنْزَلِ عَلَی نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ صَلَواتُکَ عَلَیْہِ وَآلِہِ یَمْحُوا اللّٰہُ مَایَشاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہُ أُمُّ الْکِتابِ ۔	اے اللہ! میری عمر دراز فرما، میرے رزق میں وسعت دے، میرے بدن کو تندرست رکھ اور میری رزو پوری فرما اور اگر میں بد بختوں میں سے ہوں تو میرا نام بد بختوں سے کاٹ دے اور میرا نام خوش بختوں میں لکھ دے کیونکہ تو نے اپنی اس کتاب میں فرمایا ہے جو تو نے اپنے نبی مرسل پر نازل کی کہ تیری رحمت ہو ان پر اور انکی آل (ع) پر یعنی خدا جو چاہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہے لکھ دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے ۔

(۶) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیما تَقْضِی وَفِیما تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِیما تَفْرُقُ مِنَ الاَمْرِ الْحَکِیمِ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضاءِ الَّذِی لاَ یُرَدُّ وَلاَ یُبَدَّلُ أَنْ تَکْتُبَنِی مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِکَ الْحَرامِ فِی عامِی ہٰذا الْمَبْرُورِ حَجُّھُمُ الْمَشْکُورِ سَعْیُھُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُھُمْ، الْمُکَفَّرِ عَنْھُمْ سَیِّئاتُھُمْ،وَاجْعَلْ فِیما تَقْضِی وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِیلَ عُمْرِی، وَتُوَسِّعَ لِی فِی رِزْقِی ۔	اے معبود! جن امور کا تو لیلۃ القدر میں فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں میں سے اور ان کو مقرر فرماتا ہے اور جن پر حکمت امور میں امتیازات دیتا ہے اور ایسی قضاء وقدر معین کرتا ہے جسکو رد یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج میں قرار دے کہ جن کا حج مقبول، جن کی سعی پسندیدہ، جن کے گناہ معاف، جن کی برائیاں مٹا دی

	گئی ہیں اور جن کا تو نے فیصلہ کیا اس میں میری عمر کو دراز اور میرے رزق کو وسیع قرار دے۔

(۷) یہ دعا پڑھے جو کتاب اقبال میں ہے:

يَا باطِناً فِي ظُهُورِهِ ويَا ظاهِراً فِي بُطُونِهِ وَيَا باطِناً لَيْسَ يَخْفَىٰ،	اے وہ جو اپنے ظہور میں بھی باطن ہے اور اے وہ جو وہ باطن رہ کر بھی ظاہر ہے اے وہ باطن کہ جو
وَيَا ظاهِراً لَيْسَ يُرىٰ، يَا مَوْصُوفاً لاَ يَبْلُغُ بِكَيْنُونَتِهِ مَوْصُوفٌ وَلاَ حَدٌّ مَحْدُودٌ، وَيَا غائِباً غَيْرَ مَفْقُودٍ،	پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ظاہر جو نظر نہیں آتا اے وہ موصوف کہ توصیف جس کی حقیقت تک نہیں پہنچتی اور نہ اس کی حد مقرر کر سکتی ہے
وَيَا شاهِداً غَيْرَ مَشْهُودٍ، يُطْلَبُ فَيُصابُ، وَلَمْ يَخْلُ مِنْهُ السَّماواتُ وَالْأَرْضُ وَما بَيْنَهُما طَرْفَةَ عَيْنٍ،	اے وہ غائب جو گم نہیں ہے اور وہ حاضر جو دکھائی نہیں دیتا جسے ڈھونڈنے والا پالیتا ہے اور اس کے وجود سے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے
لاَ يُدْرَکُ بِكَيْفٍ،وَلاَ يُؤَيَّنُ بِأَيْنٍ وَلاَبِحَيْثٍ،أَنْتَ نُورُالنُّورِ وَرَبُّ الْأَرْبابِ،أَحَطْتَ بِجَمِيعِ الْأُمورِ،	پل بھر کیلئے اس سے خالی نہیں ہے اسکی کیفیت نہ کوئی جگہ ہے جہاں وہ ساکن ہو نہ کوئی سمت کہ جدھر وہ ہو تو نور کو روشن کرنے والا پالنے والوں کا پالنے والا
سُبْحانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ سُبْحانَ مَنْ هُوَ ہَكَذا وَلاَ هَكَذا غَيْرُه	اور تمام امور پر حاوی ہے پاک ہے وہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے پاک ہے وہ جو ایسا ہے اور اس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے۔

اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(۸)اول شب میں کئے ہوئے غسل کے علاوہ آخر شب پھر غسل کرے اور واضح رہے کہ اس رات غسل، شب بیداری ، زیارت امام حسین (ع) اور سو رکعت نماز کی بہت زیادہ تاکید اور فضیلت ہے۔ تہذیب الاسلام میں شیخ نے ابو بصیر کے ذریعے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس رات کے بارے میں یقین ہو کہ وہ شب قدر ہے تو اس میں سو رکعت نماز اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ توحید پڑھو۔ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں ! اگر یہ نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکوں تو بیٹھ کر پڑھ لوں ؟ فرمایا اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہو میں نے عرض کی اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکوں تو پھر کیا کروں ؟ آپ نے فرمایا: بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہو تو پشت کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔ دعائم الاسلام میں روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول اللہ رمضان مبارک کے آخری عشرے میں اپنا بستر لپیٹ دیتے اور عبادت الہی میں مصروف ہو جاتے تئیسویں کی رات آپ اپنے اہل و عیال کو بیدار کرتے اور پھر جس پر نیند کا غلبہ ہوتا اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیتے۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) بھی اس رات اپنے گھر کے کسی فرد کو سونے نہ دیتیں، نیند کا علاج یوں کرتیں کہ دن کو کھانا کم دیتیں اور فرماتیں کہ دن کو سو جاؤ تاکہ رات کو بیدار رہ سکو، آپ فرماتی ہیں کہ بد قسمت ہے وہ شخص جو آج کی رات خیر و نیکی سے محروم رہ جائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ امام جعفر صادق (ع) سخت علیل تھے کہ تئیسویں رمضان کی رات آ گئی آپ نے اپنے کنبے والوں اور غلاموں کو حکم دیا کہ مجھ کو مسجد لے چلو اور پھر آپ نے مسجد میں شب بیداری فرمائی علامہ مجلسی (علیہ الرحمہ) کا ارشاد ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس رات تلاوت قرآن کرے اور صحیفہ کاملہ کی دعائیں بالخصوص دعاء مکارم الاخلاق اور دعا توبہ پڑھے : نیز یہ کہ شب قدر کے دنوں کی عظمت و حرمت کا بھی خیال رکھے اور انمیں عبادت الہی اور تلاوت قرآن کرتا رہے، معتبر احادیث میں ہے کہ شب قدر کا دن بھی رات کی طرح عظمت اور فضیلت کا حامل ہے۔